Daily Based
DailyBased.com

Cambridge International A Level

Cambridge International Examinations
Cambridge International Advanced Level

URDU **9686/02**

Paper 2 Reading and Writing **October/November 2015**

1 hour 45 minutes

INSERT

0184035359-I

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

This Insert contains the reading passages for use with the Question Paper.

You may annotate this Insert and use the blank spaces for planning.
This Insert is **not** assessed by the Examiner.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

ان صفحات میں امتحانی پرچے کے ساتھ استعمال کی جانے والی عبارتیں ہیں۔

یہ صفحات اور خالی جگہیں آپ اپنے جوابت کو پلان کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
ممتحن ان صفحات کو نہیں جانچیں گے۔

This document consists of **3** printed pages and **1** blank page.

DC (ST/SW) 106883/4
© UCLES 2015

CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

Daily Based
DailyBased.com

سیکشن 1

عبارت 1 کو پڑھیے اور پرچے پر سوالات 1، 2 اور 3 کے جوابات دیجیے۔

عبارت 1

دنیا بھر کے بڑے بڑے شہروں میں آپ کو کوئی نہ کوئی عجائب گھر ضرور ملے گا۔ اکثر ممالک کے دارالحکومتوں میں قومی عجائب گھر ہوتا ہے جس میں اُس ملک کی تاریخی اور ثقافتی نوادرات پائے جاتے ہیں۔ یہ اشیاء اس ملک کے ثقافتی ورثہ کا اہم حصہ ہوتی ہیں، چاہے وہ سیاسی دستاویزات ہوں، کسی شہنشاہ کے زیورات، کسی وزیرِ اعظم کے چشمے یا فنِ مصوری کے نادر نمونے وغیرہ وغیرہ۔ ان عجائب گھروں کی وجہ سے اُس ملک کے رہنے والوں کو اپنے ملک کی تاریخ کے بارے میں جاننے کا موقع ملتا ہے۔ بد قسمتی سے یہ چیزیں اس ملک کے عجائب گھروں میں دیکھنے کو نہیں ملتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سی ایسی چیزیں دوسرے ممالک کے عجائب گھروں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ مثال کے طور برِ صغیر کی بہت سی نوادرات کو دیکھنے کے لیے ہمیں برطانیہ کا لمبا اور مہنگا سفر کرنا پڑے گا۔ اور اس صورتِ حال سے ہم سب خوب واقف ہیں۔ برطانوی راج میں آدھی دنیا پر ان کی حکومت تھی اور اس زمانے میں لاکھوں قیمتی چیزیں جن میں مغل دور کے زیورات، گوتم بدھ کے زمانے کے مجسمے اور دیگر ممالک کی بہت ساری دوسری قیمتی اشیاء برطانیہ لے جائی گئی تھیں۔ اور برطانوی راج کی شان و شوکت کے مظاہرے کے طور پر برطانیہ کے عجائب گھروں میں دکھائی جاتی تھیں۔

اب برطانوی راج کو ختم ہوئے ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے لیکن اب بھی یہ تمام چیزیں برطانیہ میں موجود ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی قرارداد کے باوجود برطانوی حکومت نے انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس قرارداد کے مطابق برطانوی حکومت کو یہ تمام چیزیں اُن ممالک کو واپس کر دینی چاہئیں جہاں سے وہ لائی گئی تھیں کیونکہ یہ چیزیں غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی تھیں۔

برِ صغیر میں سب سے نمایاں مثال کوہِ نور ہے۔ جس کی کہانی بہت مشہور ہے۔ دہلی کی سلطنت سے لے کر پنجاب کے حکمران رنجیت سنگھ تک یہ ہیرا مختلف حکمرانوں کے قبضے میں رہا۔ آخرکار جب انگریزوں نے سکھوں کو شکست دی تو پھر یہ منحوس ہیرا برطانوی راج کے ہاتھ آ گیا۔ اب وہ برطانیہ کے تاج کا سب سے شاندار زیور سمجھا جاتا ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا اصل مالک کون ہے؟ اگر اسے واپس دیا جائے تو کس کو؟

بہر حال یہ ہیرا جس کے ہاتھ میں بھی آئے اُس کے لیے اِس ہیرے سے وابستہ کہانیوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے جس کی رو سے اس ہیرے کو بادشاہوں کے لیے بد قسمتی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ برطانوی شاہی خاندان میں یہ ہیرا اب تک صرف ملکہ کی ملکیت رہا ہے۔

© UCLES 2015

Daily Based
DailyBased.com

سیکشن 2

عبارت 2 کو پڑھیں اور پرچے پر سوالات 4 اور 5 کے جوابات دیں۔

عبارت 2

نہ صرف برِ صغیر میں بلکہ بہت سے دوسرے ممالک میں جن پر یورپی ممالک حکومت کرتے تھے ایک مہم شروع ہوئی جس کے تحت مطالبہ کیا جارہا ہے کہ ہمارا ثقافتی ورثہ واپس دے دو۔ مگر چند یورپی ماہرین کا کہنا ہے کہ مشرقی عجائب گھروں میں اُن نایاب اشیاء کا تحفّظ نہیں کیا جاسکتا مگر ایسا لگتا ہے کہ یہ انکار کرنے کی معقول وجہ تو نہیں بلکہ صرف بہانہ ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ ہر ملک کو اپنے ثقافتی ورثے کی خود نگرانی کرنی چاہیے وہ عموماً مندرجہ ذیل دلیلیں پیش کرتے ہیں۔

پہلے تو چند ماہرین کے مطابق کسی بھی معاشرے کی تاریخ اُس کے ثقافتی ورثے کے ذریعے بتائی جاسکتی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ اشیاء اپنے صحیح ماحول کے مطابق دکھائی جائیں۔ اس لیے ایسی چیزیں جن کا تعلق جنوبی ایشیا سے ہے انہیں لندن یا دیگر مغربی عجائب گھروں میں رکھنا مناسب نہیں ہے۔ وہاں کے ماحول میں اُن چیزوں کی حیثیت پرانے خوبصورت کھلونوں سے زیادہ نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اقوامِ متحدہ کی قرارداد کے مطابق جو چیزیں غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی تھیں اُنہیں فوراً واپس کر دینا چاہیے لیکن اس قرارداد کو اکثر ملکوں نے نظر انداز کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر یونان کی حکومت برطانوی حکومت سے بار بار دورِ قدیم کی مشہور سنگِ مرمر کی تختیوں کو واپس کرنے کا مطالبہ کرتی رہتی ہے مگر اب تک کچھ نہیں ہو سکا۔ لندن کے ماہرین کے مطابق یہ تختیاں بہت ہی نازک ہیں اور وہ بحری جہاز کا لمبا سفر برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں اس لیے بہتر ہے کہ وہ لندن ہی میں رہیں جہاں اُن کی ماہرانہ نگرانی کی جاسکے۔

ان باتوں کی وجہ سے بہت سے لوگ نہ صرف مشرق میں بلکہ یورپ میں بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وہی پرانی سامراجی سوچ ہے کہ ان چیزوں کی صحیح دیکھ بھال صرف برطانیہ جیسے ممالک ہی کر سکتے ہیں اور باقی ممالک اس کام کے قابل نہیں۔ س

اس کے علاوہ اس بات کا ایک اقتصادی پہلو بھی ہے۔ کوہِ نور جیسی مشہور اور خوبصورت اشیاء دیکھنے کے لیے لوگ عجائب گھر جانا پسند کرتے ہیں اس لیے ان کے دیے ہوئے پیسے سے متعلقہ عجائب گھر اور حکومت کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اُن اشیاء کی آمدنی سے صرف برطانیہ اور دوسرے امیر ممالک کو فائدہ پہنچتا ہے اور وہ غریب ممالک جہاں سے یہ چیزیں لائی گئی ہیں اِس آمدنی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

© UCLES 2015

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cie.org.uk after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2015